خلیفہ مہدی آخر الزماں کے ظہور

اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول

کے سلسلہ میں

خاتم الانبیاء کی احادیث

جمع وترتیب

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

شعبۂ دعوت وارشاد

پوسٹ بکس ۹۳، ندوۃ العلماء لکھنؤ

نام کتاب	خلیفہ مہدی آخر الزماں کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے سلسلہ میں خاتم الانبیاء کی احادیث
مؤلف	شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ
صفحات	۴۸
تعداد	چار ہزار
سن اشاعت	رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ/ستمبر ۲۰۰۸ء
قیمت	۱۲/روپئے

ناشر

شعبۂ دعوت وارشاد

پوسٹ بکس ۹۳، ندوۃ العلماء لکھنؤ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ صحیح ہے کہ قادیانی تحریک سارے عالم میں جدید وسائل کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر اپنی جماعت کی اشاعت کا کام کر رہی ہے اور اس مشن پر جو کچھ خرچ ہو رہا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اور یہ خرچ اسے کہاں سے ملتا ہے اس کا پتہ لگانا بھی دشوار ہے، گمان غالب ہے کہ اسلام دشمن بڑی طاقتیں اسلام کو نقصان پہنچانے کی غرض سے اس کا تعاون کر رہی ہیں، یہ بات بھی صحیح ہے کہ "نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلاً" کے تحت ان کو دنیا ملی ہوئی ہے، اس کے کروڑ پتی تجار بھی تبلیغ قادیانیت پر بہت خرچ کر رہے ہیں۔

ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ جس پچھڑے ملک یا علاقہ میں پہنچتے ہیں وہاں حسب ضرورت پرائمری اسکول، ہائی اسکول اور کالج کھولتے ہیں، اسپتالوں کا نظم کرتے ہیں، اسی طرح رفاہی کاموں اور خدمت خلق سے لوگوں کے دل جیتتے ہیں، اسکولوں، کالجوں اور اسپتالوں میں مسلمانوں

کو ملازمتیں دے کر اور مسلمان بچوں کو دنیوی تعلیم دے کر قادیانیت کے ڈورے ڈالتے ہیں، اس طرح کسی درجہ میں کامیابی حاصل کر لیتے ہیں، ہمارا لکھنؤ تو مرزا جی کی پیدائش سے پہلے دینی علوم کا مرکز تھا، اور اس کی مرکزیت بڑی ترقیوں کے ساتھ اب بھی باقی ہے، اس لیے یہاں قادیانیوں کی دال کبھی نہ گلی لیکن ادھر ہماری غفلت کے سبب تھوڑے دنوں سے لکھنؤ کے قرب وجوار کے ان دیہاتوں میں جہاں بہت کم تعداد میں مسلمان رہتے ہیں، ان گاؤوں میں مسجدیں بھی نہیں ہیں، وہاں قادیانی مبلغین پہنچ کر مسلمانوں کو جوڑتے ہیں، کوئی ضرورت مند ہو تو اس کی مدد کرتے ہیں، درس قرآن کی مجلسیں قائم کر کے اپنی دینداری کا سکہ جماتے ہیں، پھر مسلمان بچوں کے لیے دینی مدرسے قائم کرتے ہیں، اور بچوں نیز بڑوں کو عیدی یا کسی اور بہانے رقمیں دیتے ہیں اور جب پوری طرح مانوس کر لیتے ہیں تو بسوں میں بھر کر قادیان لے جاتے ہیں، وہاں ان کی خوب آؤ بھگت کرتے ہیں، پھر قیمتی ہدیے اور نقدی دے کر واپس لاتے ہیں، بیچارے سادہ لوح مسلمان جب ان میں نماز کلمہ اور تلاوت قرآن دیکھتے ہیں تو سمجھ بیٹھتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے دیندار ہیں اور انسانوں کے ہمدرد بھی، پھر ان کی ہر بات ماننے لگتے ہیں، اور ان سے مرزا غلام احمد کا ذکر بار بار

سن کر سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ کوئی بڑے بزرگ گذرے ہیں، اپنے درس قرآن میں پہلے سیدھی سادی ایسی اسلامی باتیں بتاتے ہیں جن کو ان دیہاتیوں نے پہلے سے سن رکھا ہے، پھر دھیرے دھیرے بزرگوں اور اولیاء کے زہد و مجاہدہ کے ذکر میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر لاتے ہیں، پھر حسب موقع مہدی آخر الزماں اور مسیح موعود کی آمد پر گفتگو کر کے سمجھا دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد ہی مہدی ہیں اور وہی مسیح موعود ہیں، اس طرح بیچارے علم دین سے نابلد اَنپڑھ مسلمان قادیانیت کے جال میں پھنس جاتے ہیں، ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ جن گاؤوں میں مسجدیں ہیں، ان میں سے اگر کوئی کم علم امام ان کے لالچ میں آگیا تو اس کو اپنا کر اس کے ذریعہ مذکورہ حربہ استعمال کر کے قادیانیت پھیلاتے ہیں اور بہت سی مسجدیں ایسی بھی ہیں، جہاں کوئی امام نہیں وہاں اپنے خرچہ سے قادیانی امام مہیا کر کے قادیانی مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔

مسلمانوں کی طرف سے بھی قادیانیت سے اور صحیح اسلام پہنچانے کی کوششیں جاری ہیں، اس سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم ندوۃ العلماء اور دارالمبلغین لکھنؤ کی جانب سے بڑی بڑی کانفرنسیں ہوئیں، دارالعلوم دیوبند اور دارالمبلغین میں اس کام کے لیے شعبے قائم

کر دیئے گئے ہیں، ندوۃ العلماء نے بھی ردّ قادیانیت کے لیے اپنے شعبہ دعوت وارشا کو مزید فعال و متحرک کر دیا ہے، قادیانیت کے تعارف اور اس کے ردّ کے لیے عربی، اردو، ہندی، انگریزی میں بہت سی کتابیں تیار کی گئیں، گاؤں گاؤں دوروں کا سلسلہ بھی چل پڑا، اس کے نتیجہ میں قادیانیت متعدد گاؤں سے بھاگ کھڑی ہوئی، کم از کم لکھنؤ کے قرب و جوار میں اس کا زور ٹوٹتا اور اس کا پھیلاؤ سکڑتا نظر آرہا ہے، اس صورت حال میں ہر ذی علم دیندار کے لیے ضروری ہے کہ وہ جو خدمت کر سکتا ہے اس کے لیے کمربستہ ہو جائے، اس کتابچہ کی اشاعت بھی اسی طرح کی ایک کوشش ہے۔

تین سال قبل "الخليفة المهدي في الأحاديث الصحيحة" کے نام سے ایک کتاب میرے پاس تبصرہ کے لیے آئی تھی اس کتاب کی احادیث تو حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے جمع فرمائی تھیں مگر اسے طبع نہ کرایا تھا، ان کی وفات کے کافی عرصہ بعد اس کتاب کا قلمی نسخہ مکتبۃ الحرم المکی سے حاصل ہوا اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی استاد دارالعلوم دیوبند کی تقدیم، تعلیق، تحشیہ اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا، مجھے یہ کتاب بڑی ہی ضروری اور مفید معلوم ہوئی، میں

نے تبصرہ لکھا تھا جو ''تعمیر حیات'' لکھنؤ سے شائع ہوا تھا، اس وقت میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اگر ان احادیث شریفہ کو عام مسلمانوں میں پھیلا دیا جائے تو مسلمان، جعلی مسیح موعود اور جھوٹے مہدی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے چنگل سے بچ سکتے ہیں، چنانچہ میں نے مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی استاد دارالعلوم دیوبند سے ان کے کیے ہوئے ترجمہ کو الگ کتابچہ کی شکل میں چھاپنے کی اجازت حاصل کی اور طبع کرایا جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہاں یہ بات بتا دینا ضروری ہے کہ عربی والے حصے میں حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر حدیث کے بارے میں صحیح، حسن وغیرہ کا حکم بھی لکھا ہے، اور بعض روایات کی سندوں پر جرح وتعدیل کے اصولوں سے ثابت کیا ہے کہ ۳۷ حدیثوں کے اس مجموعہ میں ہر حدیث معتبر اور قابل حجت ہے، مگر ہر حدیث کے حکم والا حصہ اردو میں نہیں چھاپا گیا، اس لیے کہ غیر عالم لوگ اصول حدیث وجرح وتعدیل وغیرہ سے نابلد ہوتے ہیں اس لیے ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہ پہنچتا، لہٰذا اجمالی طور پر بتا دیا گیا کہ یہ سبھی حدیثیں معتبر ہیں، تکملہ کی ۹ حدیثیں بھی صحیح ہیں۔

ختم نبوت جو ایک واضح، صریح اور قطعی مسئلہ ہے، اسے ایک کم علم انپڑھ مسلمان بھی جانتا ہے اور ہر مسلمان عقیدہ رکھتا ہے کہ خاتم الانبیاء

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہ آئے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آخر زمانہ میں آسمان سے اتریں گے، یہ ختم نبوت کے عقیدہ کے خلاف نہیں، اس لیے کہ آپ تو پہلے سے نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا اور قرب قیامت میں دنیا میں اتارے جائیں گے، اور ایک نماز مہدی آخرالزماں کی امامت میں ادا کریں گے اور شریعت محمدیؐ پر بقیہ زندگی گذاریں گے، ختم نبوت پر کسی کو مزید مطالعہ کرنا ہو تو وہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی کتاب ''ختم نبوت'' پڑھے، جس میں ۹۹ قرآنی آیات، ۲۱۰/احادیث شریفہ اور اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ختم نبوت کو خوب واضح کیا گیا ہے کہ اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہ آئے گا، نہ بروزی، نہ ظلی، نہ امتی، ختم نبوت پر امت ایسا پختہ عقیدہ رکھتی ہے کہ اب کسی مدعی نبوت سے یہ پوچھنا بھی ناجائز بلکہ کفر سمجھتی ہے کہ اپنی نبوت کی نشانیاں دکھاؤ، بلکہ اب کوئی مدعی نبوت فضا میں اڑے، پانی پر چلے اور آگ پر سوئے تو یہی کہا جائے گا کہ یہ شیطان ہے، آخری نبی کے بعد اب نبوت کہاں۔ یہی وجہ ہے کہ دور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اب تک جس نے نبوت کا دعویٰ کیا امت نے اسے اس کے کیفر کردار تک پہنچا دیا، یہاں تک کہ بعض وقت امت کو بھاری قربانی

دینا پڑی، چنانچہ مسیلمہ کذاب کے مقابلے اور اس کو قلع قمع کرنے میں ۱۲۰۰ مسلمان شہید ہوئے، جن میں ایک بڑی تعداد حفاظ صحابہؓ کی تھی، جبکہ مسیلمہ کذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی بھی گواہی دیتا تھا، مگر ساتھ ہی اپنی نبوت کا بھی مدعی تھا، اگر اسلامی حکومت ہوتی تو مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی وہی حشر ہوتا مگر ان کو تو برطانیہ حکومت کی پشت پناہی مل گئی، اس طرح ان کی تحریک چل پڑی اور شیطان وقتی طور پر کامیاب ہوگیا۔

قادیانی مبلغین شروع میں مرزا کی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت نہیں دیتے بلکہ مسیح موعود اور مہدی آخرالزماں کی راہ سے سادہ لوح مسلمانوں کا شکار کرتے ہیں، لہٰذا امید ہے کہ جب ہمارے بھائی ان مذکورہ احادیث کا مطالعہ کریں گے اور دیکھیں گے کہ ان احادیث میں مہدی موعود کی جو نشانیاں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک نشانی بھی مرزا جی پر منطبق نہیں ہوتی تو پھر وہ ان کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں گے۔

قارئین کی سہولت کے لیے ان احادیث میں جو نشانیاں بالکل واضح طور سے بیان ہوئی ہیں ان کی فہرست دی جارہی ہے، سامنے کے خانہ میں یہ بھی دکھایا جارہا ہے کہ اس نشانی کے مقابلہ میں مرزا جی کیا تھے۔

خلیفہ مہدی آخرالزماں کی نشانیاں
اور مرزا غلام احمد قادیانی

	خلیفہ مہدی آخرالزماں	مرزا غلام احمد قادیانی
۱	اہل بیت سے ہوں گے	مرزا جی مغل خاندان سے تھے
۲	اہل بیت میں بھی حضرت حسنؓ کی اولاد سے ہوں گے	مرزا جی مغل کی اولاد تھے
۳	اسم گرامی محمد ہوگا	مرزا کا نام غلام احمد تھا
۴	والد محترم کا اسم گرامی عبداللہ ہوگا	مرزا کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا
۵	خلیفہ نفس زکیہ کے انتقال پر مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ آئیں گے	مرزا جی کو مدینہ طیبہ یا مکہ مکرمہ جانا نصیب ہی نہ ہوا
۶	مکہ مکرمہ میں ظہور ہوگا	مرزا جی قادیان میں ظاہر ہوئے
۷	ابتداءً کعبۃ اللہ کے دو رکنوں کے درمیان ۳۱۳ لوگ بیعت کرینگے	مرزا جی نے خود انگریزی حکومت کی بیعت کی

٨	عرب کے حاکم ہوں گے	مرزا قادیان میں بھی جاگیر نہ پا سکے
٩	آپ کے آنے سے پہلے دنیا ظلم و جور سے پر ہوگی	انگریزوں کے مظالم عام تھے جن کو مرزا جی عدل وانصاف کہتے تھے
١٠	آپ کے مقابلہ کے لیے شام سے فوج آئے گی	مرزا جی کے مقابلہ کے لیے شام سے فوج نہیں آئی
١١	وہ فوج مقام بیداء میں زمین میں دھنسادی جائے گی	اب تک ایسا کچھ نہ ہوا
١٢	ایک روز فجر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہونگے	جب مرزا کا حمل تحلیل ہوا تو وہ مصنوعی عیسیٰ بن کر ظاہر ہوئے
١٣	آپ کی امامت میں عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز ادا کریں گے	جعلی مہدی خود ہی کو عیسیٰ بتانے لگے
١٤	مالی دادودہش بے حساب کریں گے	مرزا جی نے خوب مال جمع کیا
١٥	دجال سے مقابلہ ہوگا	خود سے مقابلہ کیسے کرتے؟

حضرت مہدی آخرالزماں کے بارے میں احادیث میں آتا ہے کہ وہ پیدا ہوں گے، خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے ان کا ظہور ہوگا، وہ نبی نہ ہوں

گے، لہٰذا ان کی جستجو میں ان کی نشانیوں کو کسی میں تلاش کرنا درست ہے، چونکہ مرزا غلام احمد نے مہدی موعود ہونے کا دعوی بھی کیا تھا، اس لیے ان نشانیوں کو مرزا جی میں بھی جھانکنا ضروری تھا، لیکن عجیب بات ہے کہ حضرت مہدی کی ایک نشانی بھی مرزا جی میں نہ پائی گئی، اس طرح وہ مہدی آخرالزماں ثابت ہونے کے بجائے جھوٹے ثابت ہوئے، ان کا یہ دعویٰ کہ ان پر وحی آتی ہے، یہ بھی کھلا ہوا جھوٹ تھا، جس کے ثبوت میں ان کی وہ پیشین گوئیاں ہیں جو پوری نہ ہوئیں، اس میں شک نہیں کہ ان کو شیطان وحی کرتا تھا، جس کے ثبوت میں وہ تمام خرافات وحیاں ہیں جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں، ان میں یہ بھی ہے کہ انھوں نے خواب میں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) یہ بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر مردانہ قوت استعمال کی، سبحان اللہ عما یصفون. ان کی وحی میں یہ بھی ہے کہ وہ مریم ہیں، حائضہ ہیں، حاملہ ہیں، پھر وہ حمل تحلیل ہوگیا اور وہ خود حضرت عیسیٰ ہو کر مسیح موعود بن بیٹھے، پھر (معاذ اللہ) ان سے بھی بڑھ کر شریعت محمدیؐ کے بعض احکام کے ناسخ بھی بن گئے، اور ان کے مریدوں نے ان کو تمام نبیوں سے بڑھا دیا (العیاذ باللہ)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کا اول میں آخر عیسیٰ اور درمیان میں مہدی ہوں اور فرمایا

کہ میرے اور ان کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے) درمیان کوئی نبی نہیں۔

ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھا لیے گئے، قیامت کے قریب وہ مہدی آخر الزماں کے زمانہ میں آسمان سے اتریں گے، اور دجال کو قتل کریں گے، مرزا غلام احمد نے دعویٰ کیا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں، مگر مسیح موعود کے نزول کی جس طرح خبر دی گئی ہے وہ اتنی واضح ہے کہ مسلمان دھوکا کھا ہی نہیں سکتے، یہاں نزول مسیح علیہ السلام کی بعض اہم باتیں جو احادیث میں آئی ہیں نقل کی جا رہی ہیں، ان میں سے کوئی بات بھی مرزا جی پر صادق نہیں آتی، ملاحظہ ہوں!

۱- شرقی دمشق کے مسجد کے منارہ بیضاء کے پاس اتریں گے (مسلم)

۲- ہلکے پیلے رنگ کی دو چادریں اوڑھے ہوں گے (مسلم)

۳- اترتے وقت دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہونگے (مسلم)

۴- فجر کے وقت دجال کے مقابلہ کے لیے مسلمانوں کو آواز دیں گے (مسند امام احمد بن حنبل)

۵- امام مہدی کی امامت میں فجر کی نماز ادا کریں گے (مسلم)

۶- ان کی سانس کے اثر سے کافروں کو موت ہوگی (مسلم)

۷- جہاں تک ان کی نگاہ جائے گی وہاں تک ان کی سانس کی ہوا جائے گی (مسلم)

۸- دجال کا پیچھا کریں گے اور ''باب لد'' کے مقام پر اس کو قتل کریں گے (یہ فلسطین میں ہے) (مسلم)

۹- عدل کے ساتھ حکومت کریں گے (مسلم)

۱۰- صلیب توڑیں گے (اس لیے کہ سارے عیسائی اسلام لے آئیں گے) (مسلم)

۱۱- لڑائی ختم ہو جائے گی (اس لیے کہ سارے عالم کے لوگ دیندار ہوں گے) (ابن ماجہ)

۱۲- عبادت کی اہمیت بہت بڑھ جائے گی یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر سمجھا جانے لگے گا (مسلم)

۱۳- مال کی ایسی فراوانی ہوگی کہ خوب داد و دہش کریں گے (ابن ماجہ)

۱۴- قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کریں گے (مسلم)

۱۵- مقام رَوحاء (جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے) سے تلبیہ کہتے ہوئے نکلیں گے (مسلم)

۱۶- حج یا عمرہ یا دونوں ادا کریں گے (مسلم)

۱۷- یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا (مسلم)

۱۸- نہ ان ے کوئی لڑ سکے گا نہ ان کو کوئی قتل کر سکے گا (مسلم)

۱۹- عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوہ طور پر چلے جائیں گے (مسلم)

۲۰- اللہ کے حکم سے یاجوج وماجود کی گردنوں میں کوئی بیماری لگے گی اور وہ سب مر جائیں گے (مسلم)

۲۱- خاص قسم کی چڑیاں ان کی لاشیں اٹھالے جائیں گی (مسلم)

۲۲- بارش سے زمین کی دھلائی ہوگی (مسلم)

۲۳- عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے نیچے آئیں گے (مسلم)

۲۴- خوب زراعت ہوگی (مسلم)

۲۵- سات سال تک زندہ رہیں گے (مسلم)

۲۶- ایک روایت میں ہے کہ چالیس سال تک کتاب وسنت پر عمل کے ساتھ دنیا میں رہیں گے (سنن ابی داؤد)

۲۷- ایک ہوا چلے گی اور سارے ایمان والے وفات پا جائیں گے (مسلم)

۲۸- پھر قیامت آئے گی (مسلم)

ڈاکٹر حافظ ہارون رشید صدیقی
ناظر شعبہ دعوت وارشاد ندوۃ العلماء لکھنؤ

احادیث کا اردو ترجمہ

۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہوجائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا۔ (ترمذی/ ج۲،ص۴۷)

۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی) خلیفہ ہوجائے۔ (ترمذی/ ج۲،ص۴۷)

ان دونوں حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ اس مرد اہل بیت کا

قیامت آنے سے پہلے خلیفہ ہونا ضروری ہے اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

-۳-   حضرت ام المؤمنین (یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانۂ قریب میں مکہ معظّمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی، اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا، یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ ومدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج (نیند میں) آپ سے ایسا کام ہوا جسے آپ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ (اس سوال کے جواب میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ایک قریشی (یعنی مہدی) سے جنگ کے ارادے سے میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے

اور جب مقام بیدآء (یعنی مکہ ومدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہوسکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہوگئے ہوں گے تو انھیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا) آپؐ نے فرمایا: ہاں ان میں کچھ باارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے (یعنی زبردستی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے، یہ سب کے سب اکٹھا دھنسا دیئے جائیں گے، البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ نزول عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے، البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔ (صحیح مسلم/ ج۲،ص۳۸۸)

-۴-   حضرت ابونضرہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے کہ انھوں نے فرمایا: قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی طرف، پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لپ بھر بھر دے گا، اسے شمار نہیں کرے گا۔

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابوالعلاء سے دریافت کیا، کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیث پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: نہیں، یہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے علاوہ ہوں گے۔ (صحیح مسلم/ ج۲،ص۳۹۵)

تنبیہ: اوپر مذکور اِن احادیث میں اگرچہ صراحتاً خلیفہ مہدی کا ذکر نہیں ہے، لیکن دیگر صحیح حدیثوں میں صاف طور پر مذکور ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ لینے والے خلیفہ مہدی ہی ہوں گے، جن سے جنگ کے لیے سفیانی کا لشکر شام سے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو دھنسا دیا جائے گا، اسی طرح صحیح احادیث میں یہ تصریح موجود ہے کہ بغیر شمار کیے لپ بھر بھر مال عطا کرنے والے خلیفہ مہدی ہی ہیں، اس لیے بلا ریب ان مذکورہ حدیثوں میں خلیفہ مہدی کی طرف واضح اشارہ ہے اور یہ حدیثیں انھیں سے متعلق ہیں۔

-۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادیں گے تاکہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی) جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد/ ج۲،ص۵۸۸)

-۶- حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر زمانہ سے ایک ہی دن باقی رہ جائے گا (جب بھی) اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے معمور کردے گا، جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بھری ہوگی۔ (ابوداؤد/ ج۲،ص۵۸۸)

-۷- حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (ابوداؤد/ ج۲،ص۵۸۸)

-۸- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمکدار اور ناک ستواں وبلند ہوگی، زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم وزیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل وانصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا)۔ (ابوداؤد/ ج۲ص ۵۸۸)

۹،۱۰،۱۱- حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا، ایک شخص (یعنی حضرت مہدی اس خیال سے کہ لوگ مجھے خلیفہ نہ بنادیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے، مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ (جو انھیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انھیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کرلیں گے، (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا جو (آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا، (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت

خلافت کریں گے، بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کا ننہال قبیلہ کلب میں ہوگا خلیفہ مہدی اور ان کے اعوان وانصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا، یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے، یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو، (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب دادودہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلائیں گے، اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہوجائے گا، (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج وغلبہ ہوگا، (بحالت خلافت) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ (ابوداؤد/ ج۲ص ۵۸۹)

۱۲- ابواسحاق السبیعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہوئے کہا: میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید سے نامزد کیا ہے، اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے، (یعنی اس کا نام محمد ہوگا) سیرت واخلاق میں (میرے بیٹے) حسنؓ کے مشابہ ہوگا اور شکل وصورت میں اس کے مشابہ نہ

ہوگا، اس کے بعد پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا کہ یہ شخص زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ (ابوداؤد/ج۲،ص۵۸۹)

تنبیہ:

"یشبھہ فی الخُلق و لا یشبھہ فی الخلق" کا ترجمہ بعض حضرات نے یہ کیا ہے کہ وہ سیرت واخلاق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے اور شکل وصورت میں مشابہ نہیں ہوں گے۔ اس ترجمہ میں یشبھہ کی ضمیر مفعول کو نبی علیہ اسلام کی جانب راجع کیا ہے، لیکن میرے نزدیک یہ ترجمہ درست نہیں ہے، کیونکہ ایک حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے کہ خلیفہ مہدی شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، اس لیے اس حدیث کے پیش نظر مفعول کی ضمیر کا مرجع بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت حسنؓ ہی ہیں، واللہ اعلم۔

-۱۳- حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے، بعدازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے، (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہوجانے پر) اس

خلیفہ سے جنگ کے لیے ایک لشکر شام سے روانہ ہوگا، یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ و مدینہ کے درمیان) بیداء میں پہنچے گا تو زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا، اس کے بعد ایک قریشی النسل جس کا ننہال کلب میں ہوگا، (یعنی سفیانی) چڑھائی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے بھی شکست دے گا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت کہا جائے گا آج کے دن وہ شخص خسارے میں رہا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ (متدرک/ج۴،ص۴۳۱)

-۱۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا، اگرچہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو، اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی، یہاں تک کہ (ان میں سے ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بناء پر واپس کر دی جائے گی)۔ (متدرک/ج۴،ص۴۳۱-۴۳۲)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہ کر سکے گا خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کا کیوں نہ ہو، وہ دین ودنیا دونوں ہی کے اندر

خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کرسکا، بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

-۱۵- حضرت عبید بن القطبیہ بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، میں بھی ان دونوں حضرات کے ساتھ تھا، ان دونوں حضرات نے حضرت ام المومنین سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ اس زمانہ کی بات ہے جب عبدالملک بن مروان بن الحکم نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر چڑھائی کی تھی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے جواب میں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک پناہ لینے والا حرم کعبہ میں پناہ لے گا تو اس پر ایک لشکر حملہ کے لیے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: بعض وہ لوگ جو مجبوراً ان کے ہمراہ ہوں گے (آخر کس جرم میں) دھنسائے جائیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیئے

جائیں گے، البتہ قیامت کے دن ان کی نیت و ارادہ کے مطابق ان کا حشر ہوگا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید دو بار فرمایا: پناہ لینے والا پناہ لے گا۔ (مستدرک/ ج۴، ص۴۳۹)

-۱۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کے روز و شب ختم نہ ہوں گے، یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی (یعنی اس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا) جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مستدرک/ ج۴، ص۴۴۲)

-۱۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی اور بیت اللہ کی حرمت وہیں کے لوگ پامال کریں گے اور جب یہ پامالی ہوگی تو اس وقت اہل عرب کی ہمہ گیر ہلاکت ہوگی، بعد ازاں حبشی قوم چڑھائی کرے گی، اور کعبۃ اللہ کو بالکل ویران کر دے گی، اس ویرانی کے بعد یہ کبھی آباد نہ ہوگا، یہی حبشی اس کا (مدفون) خزانہ نکال کر لے

جائیں گے۔ (مستدرک/ج۴،ص۴۵۲)

-۱۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: وہ وقت قریب ہے جب کہ عراق والون کے پاس روپے اور غلے آنے پر پابندی لگادی جائے گی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یہ پابندی کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ وہ انھوں نے فرمایا: عجمیوں کی جانب سے، پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا وہ وقت قریب ہے جب کہ اہل شام پر بھی پابندی عائد کردی جائے گی، پوچھا گیا یہ رکاوٹ کس کی طرف سے ہوگی؟ فرمایا: اہل روم کی جانب سے، پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی مہدی) جو لوگوں کو (اموال) لپ بھر بھر دے گا اور شمار نہیں کرے گا، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً (اسلام) اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا، یقیناً سارا ایمان مدینہ کی طرف لوٹے گا، جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی، حتی کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا، پھر آپ نے فرمایا: مدینہ سے جب بھی کوئی اس سے بے رغبتی کی بناء پر نکل جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کردے گا، کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور

باغ وزراعت کی فراوانی ہے تو (مدینہ کو چھوڑ کر) وہاں چلے جائیں گے، حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا، کاش کہ وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

(مستدرک/ج۴،ص۴۵۶)

-۱۹- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے، یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے، پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی طرف منتقل نہیں ہوگا، اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) ابن ماجہ کی روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے "ثم يجيئ خليفة الله المهدی" یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا، پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انھیں دیکھنا تو ان سے بیعت کرلینا، اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (مستدرک/ج۴،ص۴۶۳)

ضروری وضاحت:

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۳، ص ۸۱ پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے: "یوشك الفرات أن یحسر عن كنز من الذهب" یعنی قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہوکر) سونے کا خزانہ ظاہر کردے گا۔ تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہور مہدی کے وقت رونما ہوں گے۔

-۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا، جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے، یہ جنگ کرے گا یہاں تک کہ عورتوں کے پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا، اس کے مقابلہ کے لیے قبیلہ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے، سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس کثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی ہیں) سفیانی کو اس

کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا، اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمراہیوں کو ساتھ لے کر چلے گا، یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع ایک چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی بچہ نہ بچے گا۔ (مستدرک/ ج۴، ص۵۲۰)

-۲۱- حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا تو حضرت نے بر بنائے لطف فرمایا: دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کا نام لینے والے کو قتل کردیا جائے گا، (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کردے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت والفت پیدا کردے گا، یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس ان اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر (غزوہ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ کرامؓ) کی تعداد کے

مطابق (۳۱۳) ہوگی، اس جماعت کو ایسی (خاص وجزوی) فضیلت حاصل ہوگی، جو نہ ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی، نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی، جنھوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا، حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انھوں نے (کعبہ کے) دوستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انھیں کے درمیان ہوگا، اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا: بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔ (مستدرک/ ج۴،ص۵۵۴)

-۲۲- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی) کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی۔ (مستدرک/ ج۴،ص۵۵۷)

-۲۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری نسل سے ہوگا، اس کی ناک ستواں وبلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم وزیادتی سے بھر گئی ہوگی، اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ وہ (خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا۔ (مستدرک/ ج۴،ص۵۵۷)

-۲۴- حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا) کہ وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔ (مستدرک/ ج۴،ص۵۵۷)

-۲۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری آخری امت میں مہدی پیدا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائے گا، اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گی اور وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا، اس کے بعد (زمانہ خلافت) مین مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔ (مستدرک/ ج۴،ص۵۵۸)

-۲۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر

جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانہ خلافت میں) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔

(مستدرک/ ج۴، ص۵۵۸)

-۲۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جس کو میری امت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم و جور سے بھری ہوگی، زمین اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے، وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا، (یعنی اپنی داد ودہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے دور خلافت میں) میری امت کے دلوں کو استغنا و بے نیازی سے بھر دے گا (اور بغیر امتیاز وترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا، وہ اپنے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو وہ مہدی کے پاس آجائے، (اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی نہیں کھڑا ہوگا، مہدی اس سے کہے گا، خازن کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال

دینے کا تمہیں حکم دیا ہے، (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس سے کہے گا کہ اپنے دامن میں بھر لے، چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں، یا یوں کہے گا کہ میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی ووافی ہے (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دیدینے کے بعد واپس نہیں لیتے، مہدی عدل وانصاف اور داد ودہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا، اس کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

(مجمع الزوائد/ ج۷، ص۳۱۴)

-۲۸- حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بار خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا (کچھ لوگ اسے

پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) اسے گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجر اسود ومقام ابراہیم کے درمیان زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرلیں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ ومدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے، اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کا ننہال قبیلہ کلب میں ہوگا، اور اپنا لشکر خلیفہ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا، اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے گا، یہی کلب کی جنگ ہے، وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا، پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد ودہش کریں گے، اور اسلام کو پورے طور پر دنیا میں پھیلا دیں گے، لوگ اسی (عیش وراحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفہ مہدی حیات رہیں گے، لوگوں میں فارغ البالی اور چین وسکون رہے گا)۔ (مجمع الزوائد/ ج۷، ص۳۱۵)

۲۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اگر ان کی مدت خلافت کم

ہوئی تو سات برس ہوگی ورنہ آٹھ نو سال ہوگی، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، جس طرح اس سے پہلے ظلم وجور سے بھری ہوگی۔

(مجمع الزوائد/ ج۷، ص۳۱۷)

۳۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا، شمار نہیں کرے گا یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بنا پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرے گا اور قسم اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، امر اسلام ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمحل ہوجانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا۔

(مجمع الزوائد/ ج۷، ص۳۱۷)

۳۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی ہوگا (اس کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات سال یا آٹھ یا نو سال ہوگی، میری امت اس کے زمانہ خلافت میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی، آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اگا دے گی، ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو

مہدی کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔

(مجمع الزوائد/ ج ۷، ص ۳۱۷)

۳۲،۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا وموقوفا مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنادے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ/ ج ۱۵، ص ۱۹۷)

۳۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا نہ ختم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ/ ج ۱۵، ص ۱۹۷)

۳۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو طویل اور دراز کردے گا اور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا کرے گا جو دنیا کو عدل وانصاف سے بھردے گا

جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ/ ج ۱۵، ص ۱۹۷)

۳۶- حضرت امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا، جس وقت نفس زکیہ قتل کردیئے جائیں گے تو زمین وآسمان والے ان قاتلین پر غضبناک ہوں گے، بعد ازاں لوگ مہدی کے پاس جائیں گے اور انھیں دلہن کی طرح آراستہ وپیراستہ کریں گے اور وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے، (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگادے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ/ ج ۱۵، ص ۱۹۸)

ضروری تنبیہ:

ایک نفس زکیہ محمد بن عبداللہ بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے خلیفہ منصور عباسی کے خلاف ۲۴۵ھ میں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے، حدیث بالا میں مذکور نفس زکیہ سے مراد یہ نہیں ہیں بلکہ وہ ایک دوسرے بزرگ ہیں جو آخر زمانہ میں ہوں گے اور ان کی شہادت کے فوراً

بعد مہدی کا ظہور ہوگا، شیخ محمد بن عبدالرسول البرزنجی نے اپنی مشہور تالیف "الإشاعة لإشراط الساعة" میں یہ بات بصراحت تحریر کی ہے۔

٣٧- حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص (یعنی مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت وعظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے، اور جب اس کی حرمت پامال کردی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت پوچھو (یعنی ان پر اس قدر تباہی آجائے گی جو بیان سے باہر ہے) پھر حبشی چڑھائی کردیں گے اور مکہ معظّمہ کو بالکل ویران کردیں گے اور یہی کعبہ کے (مدفون) خزانہ کو نکالیں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ/ ج ١۵، ص ١٩٩)

تشریح:

مشکوٰۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک اہل حبشہ تم سے جنگ نہ کریں تم بھی ان سے نہ لڑو کیوں کہ خانہ کعبہ کا خزانہ دو چھوٹی پنڈلیوں والا نکالے گا، اس مضمون کی دیگر صحیح حدیثیں بھی موجود ہیں، حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ اپنے رسالہ ''قیامت نامہ'' میں لکھتے ہیں کہ جب سارے

ایماندار جہاں سے اٹھ جائیں گے تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی، وہ کعبہ کو ڈھا ڈالیں گے اور حج موقوف ہوجائے گا۔

(ترجمہ از قیامت نامہ/ص ٢٢، از مولانا محمد ابراہیم داناپوریؒ)

ترجمہ احادیث استدراک وتکملہ

-۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کا (اس وقت خوشی سے) کیا حال ہوگا جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ (صحیح بخاری/ ج۱،ص۴۹)

-۲- حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیام حق کے لیے کامیاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان (مبارک کلمات) کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر میں عیسی بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے، تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لائیے ہمیں نماز پڑھائیے (اسکے جواب میں) عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے:

میں (اس وقت) امامت نہیں کروں گا، تمہارا بعض بعض پر امیر ہے، (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس فضیلت و بزرگی کی بناپر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا کی ہے۔

(صحیح مسلم/ ج۱،ص۸۷)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں گے بلکہ امت کا ایک فرد یعنی خلیفہ مہدی ہوں گے، چنانچہ حافظ ابن حجر بحوالہ مناقب الشافعی از امام ابوالحسین آبری لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نماز خلیفہ مہدی کی اقتداء میں ادا کریں گے۔ (فتح الباری/ ج۶،ص۴۹۳)

-۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے تو امت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا بعض بعض پر امیر ہے، اس فضیلت کی بناء پر جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو مرحمت فرمائی ہے۔

(المنار المنیف/ ۱۴۷، بحوالہ مسند ابی اسامہ)

تشریح: اس حدیث میں امام کے بارے میں تصریح آ گئی ہے کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے، لہٰذا بخاری شریف و مسلم کی مذکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی ہی ہیں۔

-۴- حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین کے کمزور ہو جانے کی حالت میں دجال نکلے گا اور دجال سے متعلق تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا: بعد ازاں عیسیٰ علیہ السلام (آسمان سے) اتریں گے اور بوقت سحر (یعنی صبح صادق سے پہلے) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تمہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ کرنے میں کیا چیز مانع ہے؟ تو لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی جنات ہے پھر آگے بڑھ کر دیکھیں گے تو انھیں عیسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے، پھر نماز فجر کے لیے اقامت ہوگی تو ان کا امیر کہے گا، اے روح اللہ امامت کے واسطے آگے تشریف لائیے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، تمہارا امام ہی تمہیں نماز پڑھائے، جب لوگ نماز سے فارغ ہو جائیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں) دجال سے مقابلہ کے لیے نکلیں گے، دجال جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا (مارے خوف کے) نمک کے پانی میں پگھلنے کی طرح پگھلنے لگے گا۔ (مستدرک/ج۴،ص۵۳)

-۵- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس میں ہے کہ ایک صحابیہ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب اس وقت کہاں ہوں گے (مطلب یہ کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلہ کے لیے کیوں سامنے نہیں آئیں گے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان میں بھی اکثر بیت المقدس (شام) میں ہوں گے، اور ان کا امام و امیر ایک رجل صالح (مہدی) ہوگا، جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے بڑھے گا، اچانک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اسی وقت (آسمان سے) اتریں گے، امام پیچھے ہٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھائیں، عیسیٰ علیہ السلام امام کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے، تو امام لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔ (سنن ابن ماجہ/ص۳۰۷،۳۰۸)

-۶- حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت (آسمان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امام ان سے عرض کرے گا اے روح اللہ آگے تشریف لائیے، نماز پڑھائیے تو عیسیٰ علیہ السلام

فرمائیں گے، اس امت کا بعض بعض پر امیر ہے، تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

(مستدرک/ ج۴، ص۸۷۴ و مجمع الزوائد/ ج۷، ص۳۴۲)

تشریح: عیسیٰ علیہ السلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں ادا کریں گے، اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں گے، جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

۔۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانہ میں فتنے برپا ہوں گے، ان فتنوں سے لوگ اس طرح چھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جاتا ہے، (یعنی فتنوں کی کثرت وشدت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گے) لہٰذا تم لوگ اہل شام کو برا مت کہو، بلکہ ان میں جو برے لوگ ہیں ان کو برا کہو، اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں، عنقریب اہل شام پر آسمان ے سیلاب آئے گا جو امت کو غرق کردے گا، (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ) اگر ان پر لومڑی حملہ کردے تو وہ بھی غالب ہو جائے گی، (اسی انتہائی فتنہ وضعف کے زمانہ میں) میرے اہل بیت سے ایک شخص (یعنی مہدی) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا،

(یعنی ان کا لشکر تین جھنڈوں پر مشتمل ہوگا) اس کے لشکر کو زیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہ ان کی تعداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے، اس لشکر کا علامتی کلمہ امت امت ہوگا (یعنی جنگ کے وقت اس لشکر کے سپاہی لفظ امت امت کہیں گے، تاکہ ان کے ساتھی سمجھ جائیں کہ یہ ہمارا آدمی ہے، عام طور پر جنگوں کے موقع پر اس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے ہیں، بطور خاص شب خون کے موقعوں پر اس اصطلاح کا استعمال اہم سمجھا جاتا تھا، تاکہ لاعلمی میں اپنے آدمی کے ہاتھوں اپنا ہی آدمی نہ مار دیا جائے، ویسے ''امت امت'' کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ دشمنوں کو موت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو، مسلمانوں کا یہ لشکر سات جھنڈوں پر مشتمل لشکر سے مدمقابل ہوگا، جس میں سے ہر جھنڈے کے تحت لڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا، یعنی یہ لوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض سے مسلمانوں سے جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو (مسلمانوں کے لشکر کے ہاتھوں) ہلاک کردے گا، نیز اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی یگانگت و الفت، نعمت وآسودگی لوٹا دے گا اور ان کے قریب ودور کو جمع کردے گا۔

(مجمع الزوائد/ ج۷، ص۳۱۷، مستدرک/ ج۴، ص۵۵۳)

-۸-　　حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: مہدی حق ہے، (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔　(مستدرک/ ج۴، ص۵۵۷)

-۹-　　حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی کے زمانہ میں میری امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی، آسمان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی، اور زمین اپنی تمام پیداوار اگا دے گی۔　(مجمع الزوائد/ ج۷، ص۳۱۷)

☆☆☆☆☆